غزلیں

اشفاق احمد اشفاق

○

ہوا نے کام یہ اُمید کے خلاف کیا
چراغِ راہ بجھانے سے انحراف کیا

بھگو دیا ترے ابرِ کرم کی بارش نے
جب آنسوؤں نے خطاؤں کا اعتراف کیا

چلی جو بات کبھی مُستعار اجالوں کی
تو جگنوؤں کی جماعت نے اختلاف کیا

کوئی کسر نہیں چھوڑی تری عداوت نے
مرا ضمیر تھا جس نے تجھے معاف کیا

ہوا بلند مرے کعبۂ سخن کا مقام
روائے حسن فصاحت کو جب غلاف کیا

تمام عیب اندھیروں کے ہوگئے ظاہر
جو روشنی کا فضاؤں نے انکشاف کیا

کسی کی چشم وفا کی فریب کاری نے
مرے وجود میں پیدا نیا شگاف کیا

میں اس کی ایک جھلک دیکھنے کو اے اشفاقؔ
کبھی حرم تو کبھی دیر کا طواف کیا

59-A، ایچ ۲/، سمبھو بابو لین، کلکتہ

مجاہد فرازؔ

○

تجھے کانٹے بچھانے کا سلیقہ خوب آتا ہے
مجھے اے زندگی کانٹوں پہ چلنا خوب آتا ہے

جواں بیٹے کی ہجرت سے ہوا ہے گھر تو بے رونق
مگر سب کو تسلّی ہے کہ پیسہ خوب آتا ہے

بچانے کے لیے گرتی عمارت کچھ نہیں کرتے
مگر اردو کے غم خواروں کو رونا خوب آتا ہے

اسی فنکار کو ملتے ہیں اکثر داد کے سکّے
تماشہ جس کو محفل میں دکھانا خوب آتا ہے

ہمارا تجربہ یہ ہے کہ مہمانوں کی برکت سے
غریبوں کے یہاں بھی آب و دانہ خوب آتا ہے

فرازؔ ان کو نظر آئے کبھی تو پیاس صحرا کی
گھٹاؤں کو سمندر پر برسنا خوب آتا ہے

10/C-6، اصالت پورہ، مراد آباد۔ 244001